© rasailojaraid.com

دنیوی تعلیم کے زیور سے آراستہ کیا جائے گا۔ اورانہیں دین مبین کی بنیادی اقدار سے بھی پوری طرح متعارف کرایا جائے گا۔ اور دنیا میں دنیا کے طور پر زندہ رہنے کا اسلامی قرینہ سیکھایا جائے گا۔

لوگ پیاسے ہیں وہ صحیح دین کی تعلیم حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ جعلی نبوت کا کاروبار چلانے والے لوگوں کی اسی بے عملی کا فائدہ اٹھا کران کے ایمانوں پر ڈاکہ ڈالتے ہیں چونکہ صحیح دین کا انہیں پتہ نہیں ہوتا اس لئے ان کے سامنے جو کچھ بھی پیش کیا جاتا ہے وہ انہیں قبول کر لیتے ہیں۔ یہ بڑا ہی نازک دور ہے۔ اس میں ان لوگوں کی ذمہ داریاں بہت بڑھ گئی ہیں جو حضرت شاہ جی کے نائبین ہیں اور دین اسلام کی شمع کو فروزاں رکھنے کے خواہشمند ہیں۔ کیا ہم سب اپنی اپنی ذمہ داری ادا کرنے کے لئے تیار ہیں؟ اس سوال کا جواب اپنے دل سے پوچھیئے:

شاید کہ اتر جائے کسی دل میں میرے بات

وہ ایک مومن جو لطف احمد کی برکتوں سے قمر بنا تھا

فضا کے سینے پہ خونی کرگس کے تیز پنجے مچل رہے ہیں
چراغ علم و عمل کی لو سے دھوئیں کے بادل ابل رہے ہیں
کہ آج احرار کا نگہباں جو تخت علمی پہ تھا فروزاں
حیات فانی سے ہو کے گریاں سدھارا سوئے جہان یزداں
وہ ایک عالم جسے جہاں نے خراج تحسیں ادا کیا تھا
وہ ایک مومن جو لطف احمد کی برکتوں سے قمر بنا تھا
وہ ایک رہبر کہ جس کی نظروں میں ساری دنیا تھی کوزۂ گل
وہ اک معلم کہ جس کے صدقے میں رہ نوردوں نے پائی منزل
وہ اک مفسر دلوں سے جس نے نکالے شبہات نو دمیدا
وہ اک مقرر کہ جس کے طرز بیاں میں شعلوں کا سوز پیدا
اسی چراغ سحر بہ پہلو کے غم میں عالم یہ رو رہا ہے
مگر وہ باد فضا سے بجھ کر زمین کے پہلو میں سو رہا ہے۔

(فانی مراد آبادی)

© rasailojaraid.com